

اور اس قدر کہ پورا گیا۔ چہ فرمایا تھا۔
 لیکن مکنت بعد ازینہ اندک عرصہ یعنی بعد
 از ایک ہفتہ میں تھیں خود خورشید صفا
 میں خود کے بعد ہم ان کے پیروں آگے
 سو سے عرصہ عرصہ و جبکہ ہم
 سے سنت اشرافی سے کہ وہ اتنے ہی دو
 قدر تھے و کھانا جسے ان کے پیروں کی
 وہ خبر لی غرض میں ان کو پانی کر کے دیکھا
 وہ اب تک نہیں کہ خود خورشید اپنی قدیم
 سنت کو ترک کر دیا ہے۔ اس کے علم
 ہم ہی اس وقت سے کہ ہم نے خود اسے
 اس بیان کی۔ غرض میں کہ وہ نہ تھا کہ
 ان پریشان نہ ہو جائیں۔ کہیں کہہ رہا ہے
 سنت و سری قدرت کا بھی وہ کیا ضروری
 ہے۔ اور وہ اس کا اتنا شہ سے لئے بہتر
 ہے کہ کہہ کر وہ وہ بھی ہے جس کا سلیقہ
 قدرت تک مستطیع نہیں ہوگا۔ اور دوسری
 قدرت اس سے بھی زیادہ ہے۔ ہاں۔
 لیکن جب میں جانتا تھا۔ کہ ہر خدا دوسری
 قدرت کو کہہ دے سے بھی زیادہ ہے۔
 ہر قدر قدرت سے ساقی قدرت کی۔
 اور میں خدا کی ایک ہی قدرت
 نہیں کہہ دے ہر میں اور وہ ہوں گے
 جو دوسری قدرت کے علم ہوں گے۔ ہر قدر
 خدا کی قدرت تالی کے اندک رہا کہتے ہو
 کر دے کر کہہ دو۔ اور چاہئے کہ ہر حاجت
 کی حاجت ہر ایک ملک میں آگے ہو کر
 تو ہمیں شہ نہیں۔ اور دوسری قدرت اس کا
 ہے سے تالی ہو۔ اور نہیں کہہ دے کہ
 نہ ہر خدا تالی سے وہ ہے
 ہر قدرت ان حیرتوں کو چاہ کر
 صاحب کعبہ کعبہ کے قدرت کے وجود
 علی الصلوۃ و السلام سے سنت و اس کے
 مطابق سلیقہ احمدی میں حضرت اہل کعبہ
 رضی اللہ عنہم کے طریق کی خلافت تمام
 ہونے کے مستحق و حیت فرمائی ہے۔ ال
 اس کا نام اس لئے قدرت تالی رکھا
 اور اس کے آسمانی قدرت قرار دیتے
 کہ اس کے سکین کو یہ احساس ہے
 کہ ہم جس امر کا حکم کر رہے ہیں۔ وہ
 کوئی مولوی و صاحب کی خلافت نہیں۔ بلکہ
 ایک عظیم شان آسمانی قدرت ہے۔ میں
 کہہ کر کا خود خورشید کی سرسبز شہ کی ہے۔

اسی وقت کا ثابت کہ حضرت سید محمد
 علی الصلوۃ و السلام کے نزدیک قدرت تالی
 سے ہر امر خلقی یا حق۔ اس سے میں خدا
 جسے کہ آپ اپنی کتاب حیات اشرافی
 ص ۳۳ میں فرماتے ہیں۔ اللہ بیافر
 الہو سید محمد و ابو خلیفہ حسن
 خلیفہ منہ الہا ارضہ و خلیفہ کریم
 موجود خود۔ یا اس کے فقار میں سے
 کوئی خلیفہ و خلق کی سر زمین کی طرف
 جانے لگا۔ یہ تحریر وہ خود خلق کی طرف
 ہے۔ کہ سید محمد علی الصلوۃ و السلام کو
 یقین تھا کہ آپ کے بعد از موت آپ کا
 ایک خلیفہ ہوگا۔ کہہ کہی خلفا ہوں گے۔
 جن میں ایک حدیث کی اس بیانی کی کو
 پورا کرے گا۔ جب کہ حضرت امیر المؤمنین
 خلیفہ مسیح اقصیٰ ایدہ اللہ تعالیٰ
 بنصرہ و اعزیز کے قدیم یہ بیانی کی پوری
 ہو چکی ہے۔

غیر مبایعین سے سوال

اسو اس کے ہم غیر مبایعین سے یہ
 پوچھے کہ حق دیکھنے میں اگر ان لوگوں
 میں شخصی طاقت کا ذکر تھا۔ تو پھر
 چھ سال تک آپ لوگوں نے ایک شخصی
 خلیفہ کی خلافت کو کیوں تسلیم کیا۔ اور
 کیوں اقتدار سید محمد علی الصلوۃ و السلام کو ادا
 کر حضور علیہ الصلوۃ و السلام پر بھی مسیح
 موعود۔ علیہ الصلوۃ و السلام کا جواز
 قیام میں ہے جو حاکمان سے بھی آپ
 کے وہاں ہر سال لوگوں کے مطابق
 حسب مشورہ محمد بن عبدالحکیم احمدی موجود
 قادیان و اقر حضرت مسیح کو وجود الہی
 حضرت ام المؤمنین کی قوم سے ہے قادیان
 میں موجود تھی۔ اور ہم کی تعداد اس وقت
 بارہ سو تھی واکہ سابق حضرت حاجی احمد
 شریفین جناب حکیم فی الدین صاحب سکر
 آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور
 آپ کے کا خود برہیت کی مصدق میں
 سے حسب ذیل اصحاب موجود تھے۔
 مولانا حضرت مولوی محمد احسن صاحب
 صاحب صاحب محمد علی خان صاحب مولوی
 محمد علی صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب
 صاحبزادہ میرزا اشیر الدین صاحب صاحب
 شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر میرزا یعقوب

یگ صاحب خلیفہ رشید الدین صاحب
 صاحب راجا جگال الدین صاحب خطا بطور
 اطلاع کی سند کے بعد ان کو لکھا جاتا
 ہے۔ کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد
 فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفہ مسیح و امیر
 کی خدمت یا رکت میں بذات خود یا بذریعہ
 تحریر حاضر ہو کر برہیت کریں۔ (بعد از شہرہ)
 پھر ہر کے اس پر چرچا وہ خود حضرت
 درج ہے۔ جب حضرت خلیفہ مسیح عادل
 کے حضور ان الفاظ میں عرض فرمائی گئی۔
 سلطان فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ
 و السلام حضور سید سید احمدیت ہم احمیان
 ہیں کے مستطیع ذیل میں ثابت ہونا ماسر
 بعد قول سے متفق ہیں۔ کہ اول البہارین
 حضرت حاجی مولوی حکیم فی الدین صاحب
 جو ہم سب میں علم اور حق ہیں۔ اور حضرت
 امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدوسی
 درست ہے۔ اور ان کے وجہ کہ خلافت
 نام علیہ السلام اسو حسنہ قرار فرمایا ہے
 جیسا کہ آپ کے شہر

چہ خود ہو سہ اگر ہر ایک زہمت خود ہی پور
 میں ہو سہ اگر ہر ایک پر از نور عین خود
 سے قائم ہے۔ کے کا خود ہر ایک نام یہ
 قائم احمدی حاجت موجودہ اور اندوختہ
 شہریت کریں۔ اور حضرت مولوی صاحب
 موصوفہ کا فرمان چاہئے واسطے اللہ
 ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح
 موعود و سیدی محمد علیہ الصلوۃ و السلام
 کا حق۔ چہ اور حق شہرہ
 اس کے نیچے جن اصحاب کے اختلاف
 ان میں مولوی محمد علی صاحب مسیح رحمت
 صاحب سید محمد حسین صاحب۔ و ابوبکر الدین
 صاحب۔ ڈاکٹر میرزا یعقوب صاحب صاحب
 نام بھی ہیں۔
 اب اگر اہمیت میں خلافت کا ذکر تھا
 تو ان اصحاب نے کیوں حضرت مولانا علی
 صاحب نظام اہمیت خلیفہ قبول کیا۔ اور نام
 جو۔ کہ۔ لڑا آپ کے کا خود برہیت
 کہ موعود کی قرار دیا۔

امتحان لیکچر سیالکوٹ

جیسا کہ اصحاب کو معلوم ہو گا۔ لیکچر سیالکوٹ کا امتحان انشاء اللہ تھانہ چہ جامع
 دیوبند میں منعقد ہوا گا۔ امتحان میں بہت سے لوگ ہوں گے۔ لیکن انہوں
 میں سے کوئی ایک شخص نہیں ہے جو کہ خلیفہ مسیح موعود کی برہیت کو تسلیم کرے
 اور اس میں ان کی خبر نہیں ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ان سے دعا کرتا
 ہوں کہ وہ قدم استقلال سے اپنی ایک نامی کو داغ نہ لگائیں۔ خود انہیں اور دیگر تمام
 لوگوں سے تمس ہوں کہ قرآن کی اور ان کی سے دعا کی نفی کو نہ اچھا قبول نہیں رہا
 کر تکیں۔ اگر آپ سے گذشتہ اقتانات کے مروج ہو تو قادیان جو تکی رہے۔ تو اب آپ کو
 اس کا احساس کرنے کو شہرت زیادہ ہدایت کا ثبوت دیا جا رہے
 ہیں خلد عامین کا خلافت نام کا فرض ہے۔ کہ جاری طور پر اپنی جائزوں میں امتحان
 ہے اس شہادت کی تحریر کریں۔ اور کشش کریں کہ جماعت کا ہر شخص دینے کے قابل
 ہو اس میں شریک ہو۔ اور پھر علیہ السلام امیر الدین امتحان کی مکمل تحریریں
 نہیں داخل کیا ہیں کسی سرگرمی کو بھی دیں۔
 صاحب مشفق احمدی صاحب۔ محمد سلیم صاحب الامامیہ مرکز قادیان

اعلان نکاح

میری لڑکی حاجہ حاتم کا نکاح سید صاحب ایک ہزار روپیہ جسور ڈاکٹر محمد علی
 صاحب ہاسٹل لاہور سے باریع چہ دھیر حضرت خلیفہ مسیح اقصیٰ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ
 اعلان لڑکا صاحب ڈاکٹر کی گشتہ سے ہر ایک کے۔
 صاحب۔ لہ افغان خان کوکڑا

